ہے وقار کے لیے ضرب کاری کا حکم رکھتی ہے۔

فاضل مصنف آگے چل کر کہتے ہیں۔

"جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ہندوستان اور بیرون ہند میں مسلمانوں کی سربلندی اور ترقی کے لیے اور اغیار کے پنجے سے بچنے کے لیے اتحاد کی ضرورت ہے اُنہیں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ مسلمانوں کی جو جماعتیں حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کی تعریف کے معمولی فقرات بھی برداشت نہیں کر سکتیں اور جنکی ذہنیت اس بارے میں کسی مصالحت اور مفاہمت کی روادار نہیں اُن کے ساتھ ہو کر یا انکو ساتھ لے کر اغیار کے ساتھ کوئی مقابلہ نہیں کیا جاسکتا اور کوئی میدان سر نہیں ہو سکتا۔

"جو لوگ تبرّا بازی کو مذہب قرار دیں اور اُن ناپسندیدہ اور شر انگیز مظاہروں کو جزوِ دین بتائیں جو لکھنؤ میں کیے جا رہے ہیں وہ اور ان کی رفاقت اِس قابل نہیں ہو سکتی کہ گرانقدر خدمت اسلامی کا کوئی کام اُن سے سرانجام ہو۔

"اگر فی الحقیقت اسلامی یکجہتی اور ترقی کی خواہش ہو تو شیعوں سے تبرّا کی ذہنیت کے ترک کرنے کا مطالبہ کرنا پڑے گا۔"

کتاب کے مندرجہ بالا اقتباسات اسکی قدر و قیمت کو پہچاننے کے لیے کافی ہیں۔ ہمارے خیال میں لکھنؤ کے شیعوں کے ہر گھر میں اس کتاب کا موجود ہونا ضروری ہے اور مطالعہ کے بعد انہیں اپنے کیے پر پچھتانا چاہیے مولٰینا مظہر علی اظہر نے اس کتاب کے ذریعہ سے ایک بہت بڑی خدمت سرانجام دی ہے۔ کاش شیعہ بھائی اس سے استفادہ کریں۔

دردِ دل یہ خواجہ دل محمد صاحب ایم۔ اے پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور کی قومی و ملّی نظموں کا مجموعہ ہے۔ انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسوں میں شرکت کرنے والوں کو اس کا بخوبی اندازہ ہے کہ خواجہ صاحب